47889-کیا تاجر کے لیے نفع لینے میں کوئی حد متعین ہے ؟

سوال

کیا تاجر کے نفع لینے میں کوئی حد اور نسبت متعین ہے ؟

پسندیدہ جواب

تجارت میں نفع کی کوئی ایسی حد اور نسبت متعین نہیں جس کا تاجر اپنی تجارت میں نفع لینے کا پابند ہو، لیکن جب بازار میں کسی سامان کا ریٹ معروف اور معلوم ہو تو تاجر کے لیے خریدار کو دھوکہ دے کر خریدار کی جہالت اور ریٹ سے ناعلمی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے معروف ریٹ سے زیادہ قیمت میں چیز فروخت کرنا جائز نہیں.

اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان نبوي صلی اللہ علیہ وسلم میں ملتی ہے :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم باہر سے آنے والے سامان کے قافلہ کو نہ ملو، جو کوئی بھی اسے ملے اور اس مال کو مالک سے خرید لے اور فروخت کرنے والا جب مارکیٹ میں آئے تو اسے اختیار رہے) یعنی وہ اس سودے کو باقی رکھے یا پھر ختم کردے . صحیح مسلم حدیث نمبر (1519).

الجلب : اس مال کو کہتے ہیں جو باہر سے منڈي میں لایا جائے .

اور حدیث میں سید سے مراد باہر سے مال لانے والا تاجر ہے ، اور شارع نے مارکیٹ میں آنے کے بعد اسے اختیار دیا ہے کہ وہ مارکیٹ سے باہر خریداري کرنے والے کے سودے کو باقی رکھے یا پھر اسے فسخ کردے ، اس لیے کہ مارکیٹ سے باہر ملنے والا غالب طور پر تاجر کو دھوکہ دیتا اور مارکیٹ کے ریٹ سے کم ریٹ دے کر خریداري کرلیتا ہے ، لھذا جب معاملہ واقعتا ایسا ہی پائے تو تاجر کو اختیار ہے کہ وہ اس سودے کو باقی رکھے یا پھر فسخ کردے ، اور حدیث میں شاہد اس بات میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تاجروں سے مارکیٹ کے باہر ملنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ایسا کرنے میں انہیں دھوکہ دے کر مارکیٹ کے ریٹ سے کم ریٹ میں خریداري کی جاتی ہے .

مستقل فتوي کمیٹی سعودي عرب سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا دین اسلام میں نفع کی حد مقرر کردہ ہے ؟ اگر ایسا ہی ہے تو اس کی زیادہ سے زیادہ حد کیا ہے ، یا اس کی کوئی حد ہی نہیں آپ اس کے بارہ میں کیا کہتے ہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

تجارت میں نفع کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ یہ حالات اور مانگ (یعنی زیادہ اور کم مانگ) پر منحصر ہے ، لیکن مسلمان چاہے وہ تاجر ہو یا کوئی اور اس کے لیے بہتر اور اچھا یہ ہے کہ وہ خرید و فروخت کے معاملہ میں آسانی اور سھل پسندي کا مظاہرہ کرے ، اور اس میں کسی کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر اسے خرید و فروخت میں دھوکہ نہ دے ، بلکہ اس میں اسلامی اخوت و بھائی چارہ کے حق کو مدنظر رکھے . اھ

دیکھیں : فتاوي اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (91/13).

کمیٹی سے یہ سوال بھی کیا گیا کہ :

کیا تاجر کے لیے دس فیصد سے زیادہ منافع لینا جائز ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

(شرعا تو تاجر کا نفع غیر محدود ہے ، اس میں کوئی تناسب نہیں ، لیکن مسلمان کے لیے خریدار کو دھوکہ دینا جائز نہیں کہ وہ اسے مارکیٹ کے ریٹ کے علاوہ دوسرے ریٹ میں کوئی چیز فروخت کرے ، اور مسلمان کے لیے مشروع ہے کہ وہ نفع میں زیادتی نہ کرے بلکہ جب وہ خرید وفروخت کرے تو اس میں آسانی پیدا کرے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملات میں آسانی کرنے پر ابھارا ہے) اھ.

دیکھیں : فتاوي اللجنة الدائمة للبحوث العلمیہ والافتاء (92/13) .

واللہ اعلم .